مقالات

مولانا عزیز زبیدی
متعنا اللہ بطول حیاتہ

(قسط آخری)

سید البشر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بریلوی حضرات کے اکابر کا نظریہ بشریت:

مولانا احمد رضا خان اور مولانا سید محمد نعیم الدین صاحبان:

مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کو "مجدد مائۃ حاضرہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور مولانا سید محمد نعیم الدین کو "صدر الافاضل" اور مفتی تصور کیا جاتا ہے۔ بریلویوں میں ان دونوں کا مقام بہت بلند ہے۔ بلکہ بریلوی لوگ انہی بزرگوں کے مغالطات ہی کی تخلیق ہیں۔

مولانا احمد رضا خان نے قرآنِ حمید کا ترجمہ کیا تھا، اس کا نام "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" ہے۔

مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب نے اس پر تفسیر لکھی تھی، اس کا نام "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" ہے۔

ذیل میں ہم پہلے آیت اور اس کا وہ ترجمہ دیں گے، جو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کیا تھا اور اس کے بعد مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب کے تفسیری نوٹ دیں گے، تاکہ قارئین کو اندازہ ہوسکے کہ بشریتِ انبیاءؑ کا قرآنی نظریہ کتنا سچا اور اٹل ہے کہ اس کے منکرین کے لئے بھی راہِ فرار ممکن نہیں رہی اور ان کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ واقعی انبیاء کرام علیہم السلام بشر تھے!

الفضل ما شھدت بہ الاعداء!

نوٹ!

میرے پاس کنز الایمان والے ترجمہ کا جو قرآن ہے وہ ۱۳۳۰ھ کا مطبوعہ ہے' جو مکتبہ القرآن ٹھٹھائی کمپاؤنڈ بندر روڈ کراچی میں چھپا تھا۔

کفار' انبیاءؑ کے لئے بشریت کو معیوب تصور کرتے تھے' اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُوْنَ"۔

(پ ۷ الانعام ع ۶)

"اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے (۱۵) اور ان پر وہی شبہ رکھتے' جس میں اب پڑے ہیں"۔

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن احمد رضا خان)

"یہ ان کفار کا جواب ہے جو نبی ﷺ کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہے اور اسی خبط میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور تعلیم نبی ﷺ سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورتِ بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصل صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لا سکتے۔ دیکھتے ہی ہیبت سے بے ہوش ہو جاتے یا مر جاتے۔ اس لئے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا تو
(۱۵) اور صورتِ انسانی میں بھیجتے تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اس کا کلام سن سکیں۔ اس سے دین کے احکام معلوم کر سکیں لیکن فرشتہ صورتِ بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقعہ رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کا کیا فائدہ ہوتا"۔

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن مولانا سید محمد نعیم الدین)

فائدہ:

مولانا نعیم الدین نے یہ بات صاف کردی کہ کفار کا بشریتِ انبیاء علیہم السلام سے انکار بے اصول بات تھی اگر انبیاءؑ نوری ہوتے تو اس سے انسان فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ اگر نوری کو بشری لباس میں بھیجتے تو پھر ان کا اعتراض بحال رہتا کہ یہ تو بشر ہیں' اس لئے کہ نوری کو نبی بنانے سے کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ انبیاءؑ نہ تو نوری تھے اور نہ نوری کو بشری

لبس پہنایا گیا تھا' بلکہ حقیقتاً انسانوں کی جنس سے انسان کو ہی نبی بنا کر بھیجا گیا۔

نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں:

حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر میں حضرت نوح علیہ السلام کا یہ قول نقل فرمایا کہ آپؑ نے اپنی قوم سے فرمایا:

"وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ"۔

(سورۂ ھود)

"اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں"۔

(کنز الایمان ص ۳۶۹ احمد رضا خان)

تیسرا شبہ اس قوم کا یہ تھا کہ

"مَا نَرٰکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا"۔

"یعنی ہم تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں"۔

اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ بتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے"۔

فائدہ:

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام خود بھی اپنے نوری ہونے کے قائل نہیں تھے۔ فرشتہ کہنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان نہیں' نورانی مخلوق ہو اور وہ اس کے مدعی نہیں تھے' بلکہ اپنے آپ کو خالص انسان ہی کہتے اور سمجھتے تھے۔

سنّتِ الٰہی:

قرآن نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے جب کبھی رسول بھیجا ہے' مرد ہی بھیجا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا" (النّحل ع ۶)

"اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد"۔ (کنز الایمان احمد رضا خان)

۱۴ شانِ نزول

"یہ آیت مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سیّدِ عالم ﷺ کی نبوت سے اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انہیں بتایا گیا کہ سنّتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے۔ ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔"

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۳۲۴)

علماء سے پوچھ لو۔۔۔!

اللہ تعالیٰ نے منکرینِ بشریت سے فرمایا کہ:

"فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔"

(پ ۱۴ النّحل ع ۶)

"اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں" ۱۵

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن احمد رضا خان)

۱۵ حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفاء علماء کے پاس سے دریافت کرنا ہے۔ لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتا دیں گے کہ سنتِ الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا"۔

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۳۲۴)

فائدہ

غور فرمائیے! بنی اسرائیل کے علماء تو صاف صاف حق بات کہہ دیتے تھے کہ انبیاءؑ انسان ہی تھے۔ مگر ہمارے عہد کے کچھ علماء ایسے بھی ہیں کہ اگر آپ ان سے پوچھ کر دیکھیں تو وہ اس حق بات کا صاف انکار کردیں گے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون!

وہ ان کی جنس سے ہوتا ہے:

"قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا۔"

"تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے ۱۶ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی

فرشتہ اتارتے ۶؎"

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن احمد رضا خان)

۶؎ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے"۔

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۳۴۹)

فائدہ:

ثابت ہوا کہ رسول کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جن کی طرف مبعوث ہو اُن کی جنس میں سے ہو۔ اب آپ ہی یہ بتائیں کہ آپ خود بشر ہیں یا نور؟ اگر بشر ہیں تو آپ کی طرف مبعوث ہونے والے رسول ﷺ کو بھی بشر ہونا چاہئے۔ نور ہیں تو نوری!

دنیا میں کوئی آدمی ہمیشہ نہیں رہا:

"وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ - اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ"

(پ ۱۷ الانبیاء ع ۳)

"اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی ۷؎ تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے؟ ۸؎"۔

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ص ۳۸۸)

۷؎ شانِ نزول: رسولِ کریم ﷺ کے دشمن اپنے ضلال و عناد سے کہتے تھے کہ ہم حوادثِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سیدِ عالم ﷺ کی وفات ہو جائے گی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنانِ رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی"۔

(خزائن العرفان ص ۳۸۸)

فائدہ:

رب تعالیٰ نے اصولی بات بتائی ہے کہ جو بھی بشر ہے' وہ ضرور فوت ہو گا۔ اگر آپؐ وفات پائیں گے تو کیا دشمن رہ جائیں گے؟ یعنی نہیں! تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بھی بشر ہی تھے' ورنہ جواب فِٹ نہیں رہے گا۔۔!

اللہ چن لیتا ہے :

"اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ۔"

(پ ۱۷)

"اور اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے ۹ہ۔"

(کنز الایمان احمد رضا خان ص ۴۰۶)

۵ہ مثل جبرائیل و میکائیل وغیرہ ۹ہ مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سیدِ عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے !

شانِ نزول :

"یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے۔ وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جسے چاہے۔"

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۴۰۶)

فائدہ :

مولانا نعیم الدین بریلوی مفسر نے آدمیوں میں سے رسول کی مثال میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت سیدِ عالم ﷺ کا نام لیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب حضرات انسان ہی تھے فھو المراد !

کمال بے عقلی و نافہمی

"فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا۔"

(پ ۲۸ التغابن ع ۱)

"تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ۹ہ تو کافر ہوئے ۱۰ہ۔"

(کنز الایمان ص ۶۶۴)

۹ہ یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی و نافہمی

ہے۔ پھر رسول کا بشر ہونا تو نہ مانا او پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا"۔

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن مولانا نعیم الدین)

فائدہ :

واللہ بالکل یہی کیفیت بریلوی دوستوں کی ہے۔

ابو لہب آپ ﷺ کا چچا تھا:

"تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ"۔

"تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا[۱۵]"

(کنز الایمان احمد رضا خان ص ۷۱۵)

۱۵ ابو لہب کا نام عبد العزیٰ تھا، یہ عبد المطلب کا بیٹا اور سیدِ عالم ﷺ کا چچا تھا۔ الخ"(خزائن العرفان ص ۷۱۰)

فائدہ :

چچا اگر انسان ہو تو کیا بھتیجا انسان نہ ہو گا؟ یا بریلوی دوستوں کے ہاں نوری بھی انسانوں کی طرح اولاد اور آباؤ اجداد والے ہوتے ہیں؟

حضور ﷺ کی بیویاں :

"يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ"۔

(پ ۲۲' الاحزاب ع ۴)

"اے نبی ﷺ کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔"(کنز الایمان احمد رضا خان ص ۵۰۱)

فائدہ :

کیا نورانی مخلوق کی بھی بیویاں ہوتی ہیں؟ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ شب باشی کے بعد غسل فرماتے۔ کبھی سب کے بعد ایک ہی غسل فرماتے تھے۔ تو کیا نور کو بھی شب باشی کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے؟ خدارا ہوش کرو۔ عقل کے ناخن لو' کدھر جا رہے ہو؟

اگر نبی ﷺ نکاح کرنا چاہے:

"اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَهَا ؕ"

(الاحزاب ع ۶)

"اگر نبیؐ اسے نکاح میں لانا چاہے ؔ لہ"

(کنز الایمان ص ۵۰۴)

"لہ بشرطیکہ آپ ﷺ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں۔"

(خزائن الاعرفان ص ۵۰۴)

فائدہ:

کیا نور بھی نکاح کا ارادہ کیا کرتے ہیں؟ بہرحال یہ بشری خصائص ہیں۔

آل اولاد:

"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ"

(پ ۲۲)

"اے نبی ﷺ! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے فرما دو۔"

(کنز الایمان احمد رضا خان ص ۵۰۶)

فائدہ:

نور اور پھر اس کی بیویاں بھی ہوں اور بیٹیاں بھی، کچھ بے جوڑ سی بات ہے۔ اور پھر اس نور سے جو اولاد نبی، اس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ خود کنز الایمان کے مفسر جناب مولانا سید محمد نعیم الدین مرحوم بھی آپ ﷺ کی اولاد کی ایک کڑی ہیں۔ آخر یہ کیسے نور ہو، پھر شادی کرے، پھر اس سے اولاد ہو، مگر یہ سب خاکی ہوں اور وہ خود نور رہے؟ یہ ایک ایسا معمہ ہے جو شاید ہی حل ہو۔ بہرحال سادات کا جو سلسلہ چل نکلا ہے، اس کے لئے بڑی مشکل سی بات بن جائے گی۔

آپ ﷺ یتیم تھے:

"اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی"

(پ ۳۰ الضحٰی)

"کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا' پھر جگہ دی ؀۶۔"

(کنز الایمان ص ۷۰۹)

۶۔ مولانا نعیم الدین بریلوی اس آیت کے حاشیہ میں تفسیر کرتے ہیں کہ "سیدِ عالم ﷺ ابھی والدہ ماجدہ کے بطنِ مبارک میں تھے' حمل دو ماہ کا تھا کہ آپ ﷺ کے والد صاحب نے مدینہ شریف میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ جگہ چھوڑی۔ آپ ﷺ کی خدمت کے متکفل آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب ہوئے۔ جب آپ ﷺ کی عمر شریف چار یا چھ سال ہوئی تو والدہ ماجدہ نے بھی وفات پائی۔ جب عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے وفات پائی۔ انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابو طالب کو' جو آپ ﷺ کے حقیقی چچا تھے' آپ ﷺ کی نگرانی کی وصیت کی۔ الخ"

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص ۷۰۹)

فائدہ:

غور فرماؤ! ایک ایسی ہستی جس کا باپ ہے' جو حمل کی صورت میں ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ پھر وہ پیدا ہوتے ہیں' والدین فوت بھی ہوتے ہیں' ان کا دادا بھی ہے' چچا بھی۔ وہ ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ غور فرماؤ' یہ امور کسی انسان کے ہوتے ہیں یا نور کے؟ نور یتیم بھی ہوتا ہے؟ نور کے لئے حمل بھی ہے؟ کیا اس کے والدین بھی ہوتے ہیں؟ اور اس کا کوئی دادا بھی ہوتا ہے اور چچا بھی؟ اللہ کے بندو! کچھ تو سوچو کہ کیا کہہ رہے ہو؟

نور کا سینہ اور کمر:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۝ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ۝ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَہْرَکَ۝

(پ ۳۰)

"کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ؀۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ نہ اتھایا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ؀۳۔"

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ص ۷۰۹ احمد رضا خان بریلوی)

۲۔ اور انشراحِ صدر بھی بار بار ہوا۔ ابتداء عمر شریف میں اور ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج' جیسا کہ احادیث میں آیا۔ اس کی شکل یہ تھی کہ جبرائیل امین

علیہ السلام نے سینہ پاک کو چاک کر کے قلب مبارک نکالا اور زریں طشت میں آب زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

(خزائن العرفان ص ۷۰۹)

فائدہ :

نور کا بھی کوئی سینہ ہوتا ہے یا کوئی کمر؟ پھر وہ بوجھ تلے آ کے دبتی بھی ہے؟ سینہ بھی ایسا' جس کو چاک کیا جائے' پھر اس میں سے دل نکلے' پھر اس کو دھویا جائے؟ دھو کر نور میں نور بھرا جائے؟ کیا یہ بشری خصائص ہوتے ہیں یا نورانی؟ جو نور تھا' اس میں نور کے بھرنے کے کیا معنی؟ وما علینا الا البلاغ!

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمان عاجز

نماز

ہوتی ہے دور دل کی کثافت نماز سے
پاتے ہیں جسم و روح طہارت نماز سے
حاصل ہے اس نماز کو زینت جہان کی
ہوتی ہے جس مکان کی زینت نماز سے
مومن کے روح و دل کی غذا ہے نماز
مومن کے دل کو ملتی ہے لذت نماز سے
بے شک نماز دینِ نبی ﷺ کا ستون ہے
محکم ہے دینِ حق کی عمارت نماز سے
سو جرم سے بشر کو بچاتی ہے اک نماز
ہوتی ہے ترک ہر بری عادت نماز سے
خیر الامم ہے جس سے یہ امت' نماز ہے
یوں بے خبر ہے پھر بھی یہ امت نماز سے

(بقیہ بر صفحہ ۴۶)